حج کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا حکم نیز حجِ بدل کرانے کی اجازت کس کو ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-7762 تاریخ: 23-02-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد صاحب کے پاس اتنی رقم تقریباً چار پانچ سال سے موجود ہے کہ جس سے وہ حج کر سکیں اور اُن پر حج فرض تھا، مگر ابھی تک انہوں نے حج نہیں کیا اور اب اُن کی عمر تقریباً 70 سال ہے اور شوگر، بلڈ پریشر اور ٹانگوں کے درد کی وجہ سے زیادہ پیدل نہیں چل سکتے، البتہ تھوڑی دیر چل سکتے ہیں اور خود سے سواری وغیرہ پر بھی بیٹھ سکتے ہیں، تو کیا وہ اپنی طرف سے حجِ بدل کروا سکتے ہیں یا ان پر خود حج کرنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عُذر کے فرض حج کو ایک سال تک مؤخر کرنا گناہِ صغیرہ اور چند سال تک تاخیر کرنا گناہِ کبیرہ ہے، لہٰذا اِس تاخیر پر توبہ کی جائے۔ جب حج ادا کرنے پر قدرت ہو اور دیگر تمام شرائط موجود ہوں، تو فوراً یعنی اُسی سال حج کی ادائیگی فرض ہے، نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرض حج ادا کرنے میں جلدی کیا کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ بعد میں اُسے کیا دشواری لاحق ہو جائے۔

اور جہاں تک سوال میں بیان کی گئی صورت کا تعلق ہے، تو آپ کے والد صاحب حجِ بدل نہیں کرواسکتے، بلکہ اُن پر فرض ہے کہ اپنا حج خود ادا کریں، کیونکہ فقہائے کرام نے حجِ بدل کروانے کی اجازت ایسے شخص کو دی ہے، جو عاجز ہو اور (عجز کے ممکن الزوال ہونے کی صورت میں) اُس کا عِجز (عاجز ہونا) موت تک باقی رہے، یعنی وفات تک وہ شخص حج کرنے پر قادر ہی نہ ہو، اس کی ایک صورت یہ ہے کہ شدید بڑھاپے یا شدتِ مرض کی وجہ سے حالت ایسی ہو چکی ہو کہ خود حج کرنے پر بالکل قدرت ہی نہ رکھتا ہو، جبکہ آپ کے والد صاحب کے لیے حج کرنے میں مشقّت ضرور ہے، لیکن وہ عاجز نہیں، کیونکہ فی زمانہ حج کا سفر قدرے آسان ہے، حَرَمین شریفین میں طواف، سَعْی اور دیگر مناسکِ حج کی ادائیگی کے لیے ویل چیئرز (Wheel chairs) اور دیگر سہولیات میسر ہیں، یونہی مکہ مکرمہ سے مدینہ منوّرہ آنے جانے کے لیے بھی بہترین سفری سہولیات موجود ہیں، لہٰذا اتنی سہولیات اور آسانیاں موجود ہوتے ہوئے آپ کے والد صاحب حج کی ادائیگی سے عاجز نہیں ہیں، اُن پر فرض ہے کہ اپنا حج خود ادا کریں۔

فرضیتِ حج کے بعد اُسی سال حج کرنا ضروری ہونے کے بارے میں حدیثِ مبارک میں ہے: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أراد الحج، فلیتعجّل “ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو حج کا ارادہ رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اس (کو ادا کرنے) میں جلدی کرے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب المناسک، جلد1، صفحہ254، مطبوعہ لاھور)

اس حدیثِ مبارک کی شرح میں علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ

1605ء/) لکھتے ہیں:" والأصح عندنا أن الحج واجب على الفور "ترجمہ: اور ہمارے نزدیک اصح یہی ہے کہ حج فوری طور پر ادا کرنا واجب ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناسک، الفصل الثانی، جلد 5، صفحہ 436، مطبوعہ کوئٹہ)

اور مسند احمد بن حنبل میں ہے:" عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعجّلوا إلى الحج يعني الفريضة فان أحد كم لا يدري ما يعرض له "ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرض حج ادا کرنے میں جلدی کیا کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ بعد میں اُسے کیا دشواری لاحق ہو جائے۔

(مسندِ احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، جلد 5، صفحہ 58، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ)

اِس روایت کو نقل کرنے کے بعد علامہ عبد الرؤف مناوی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1031ھ) لکھتے ہیں:" ذهب أبو حنيفة إلى وجوب فوريته تمسّكا بظاهر هذا الخبر ولأنه لو مات قبله مات عاصيا" ترجمہ:" امام اعظم ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ اِس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فوراً حج کی ادائیگی کو لازم قرار دیتے ہیں، لہٰذا اگر حج کرنے سے پہلے مر گیا، تو گنہگار ٹھہرے گا۔

(فیض القدیر، جلد 3، صفحہ 250، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:" جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا **یعنی اُسی سال میں** اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا، ادا ہی ہے، قضا

نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1036، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حج فرض ہونے کے باوجود تاخیر کی صورت میں گنہگار ہونے کے بارے میں علامہ علاؤالدین حَصۡکَفی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:" فیفسق وترد شهادته بتاخيره اى سنينا لان تاخيره صغيرة وبارتكابه مرة لا يفسق الا باصرار "ترجمہ: چند سال تک حج کو بلا وجہ مؤخر کرنے والے کو فاسق قرار دیتے ہوئے اُس کی شہادت یعنی گواہی کو رد کر دیا جائے گا، کیونکہ حج کو مؤخر کرنا گناہِ صغیرہ ہے اور تَفۡسِیق (فاسق قرار دینا) صرف ایک دفعہ تاخیر کرنے سے نہیں، بلکہ اِصۡرَار یعنی چند سال مؤخر کرتے رہنے پر کی جائے گی۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الحج، جلد3، صفحہ520، مطبوعہ کوئٹہ)

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:" اگر ایک سال بھی ایسا گزر گیا تھا کہ جا سکتا تھا اور نہ گیا، تو گنہگار ہوا، استغفار واجب ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ709، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حجِ بدل اُسی شخص کی طرف سے ہو سکتا ہے، جو خود ادا کرنے سے عاجز ہو، چنانچہ **عجز کی وضاحت کرتے ہوئے** علامہ علی قاری حنفی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:" ان كل من وجب عليه الحج وعجز عن الاداء يجب عليه الاحجاج ... ويتحقق العجز بالموت والحبس والمنع والمرض الذى لا يرجىٰ زواله اى كالزمن والفالج وذهاب البصر اى بان صار اعمىٰ والعرج والهرم اى الكبر اى الذى لا يقدر على الاستمساك معه وعدم المحرم وعدم امن الطريق وكل

ذلک اذا استمر الی الموت" ترجمہ: ہر وہ شخص جس پر حج فرض ہو اور وہ اس کی ادائیگی سے عاجز ہو، تو اس پر حجِ بدل کروانا واجب ہے اور اُس شخص کا عاجز ہونا ان صورتوں میں ثابت ہو گا، مرنے، قید ہو جانے، روک دیئے جانے اور ایسے مرض میں مبتلا ہونے کہ جس کے ختم ہونے کی امید نہ ہو، جیسے اپاہج ہونا، فالج ہو جانا، بینائی چلی جانا، لنگڑا ہونا یا اِس قدر زیادہ بڑھاپا آجانا کہ وہ شخص ضعفِ عمری کے سبب خود بلا سہارا کھڑے ہونے پر بھی قادر نہ رہے یا (عورت کے لیے) محرم کے نہ ہونے یا راستہ پُر امن نہ ہونے کی صورت میں، (اِن سب کے ساتھ یہ بھی شرط) کہ یہ تمام اعذار موت تک باقی رہیں۔"

(المسلک المتقسط مع حاشیۃ ارشاد الساری، صفحہ 611، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

حجِ بدل کی شرائط بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "خود ادا سے عاجز ہو... عجز اگر ممکنُ الزوال تھا، مثل حبس و مرض، تو شرط ہے کہ **تادمِ مرگ دائم رہے**، اگر بعدِ حج خود قادر ہوا، خود ادا فرض ہو گی، بخلاف اس عجز کے کہ قابلِ زوال نہیں، جیسے نابینائی اگر بطور خرقِ عادت بعد اِحجاج زائل بھی ہو جائے اعادہ ضرور نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 659، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21 رجب المرجب 1443ھ/23 فروری 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے